

عَلَيْهِ السَّلَامُ

درسِ حدیث

مَوْجُودٌ فِي الْكِتَابِ

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ”خانقاہِ حامد یہ چشتیہ“ رانیونڈ روڈ لاہور کے زیر انتظام ماہنامہ ”انوارِ مدینہ“ کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

سودی نظام قدیم اور فرسودہ، غیر سودی نظام جدید ہے
کافر حکومتوں کے ساتھ سودی لین دین کی اجازت ہے
قرض دینے کا اجر، ”حسنِ خاتمہ“ وجود سے بڑی نعمت ہے

﴿ تخریج و ترمیم : مولانا سید محمود میاں صاحب ﴾

(درس نمبر 26 کیسٹ نمبر 77 سائیڈ A, B 1987 - 10 - 18)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ !

حدیث شریف میں یہ بیان ہو رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے سات ایسی چیزیں ہیں کہ جو ہلاک کر دیتی ہیں ان سے بچو اَلسَّبْعُ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ انہوں نے عرض کہ وہ کیا ہیں اے رسول اللہ ؟؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اَلْكَشْرُكُ بِاللّٰهِ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا ! وَالسِّحْرُ اور جادو وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ اور ایسے آدمی کو قتل کرنا کہ جس کا قتل جائز نہیں اللہ نے حرام قرار دیا ہے ! یہ کام ایسے ہیں کہ انسان کے لیے ہلاکت کا باعث ہوتے ہیں مطلب یہ کہ آخرت برباد ہو جاتی ہے !!!

اور بعض برے کام ایسے ہوتے ہیں کہ جن کے بعد اُس انسان سے معاذ اللہ نیکی کی توفیق سلب ہو جاتی ہے برائی کی طرف چل پڑتا ہے اور اسی میں مرجاتا ہے ! اور خاتمہ کی خرابی وہ سب سے بُری چیز ہے

سب سے زیادہ خطرناک چیز ہے !! اور خاتمہ کی اچھائی سب سے بڑی نعمت ہے انسان کی پیدائش سے بھی بڑی نعمت اچھا خاتمہ ہے !! پیدائش بھی نعمت ہے خدا نے وجود بخشا ! لیکن اس سے بھی بڑی نعمت ہے ”حسن خاتمہ“ کہ خاتمہ ٹھیک ہو صحیح ہو اچھا ہو، اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اور ہم سب کو جب کسی کا وقت آئے حسن خاتمہ عطا فرمائے !!! تو یہ چیزیں وہ ہیں کہ جن کا انجام یہ ہوتا ہے کہ تباہی کی طرف چل پڑتا ہے یا یہ ایسا بڑا گناہ ہے کہ اس کے بعد نیچے خود بخود طبیعت مسخ ہو جاتی ہے چاہے کوئی سمجھائے کوئی کچھ کہہ لے مگر اُس کے سمجھ میں ہی نہیں آتی بات۔

ارشاد فرمایا کہ اَكْلُ الرِّبَاي ۱ سود کھانا یہ بھی ایسی ہی چیز ہے کہ حق تعالیٰ سے استغفار کر لے توفیق ہو جائے تو الگ بات ہے ! لیکن اگر اللہ تعالیٰ کو برا لگ جائے اور استغفار اور توبہ کی توفیق بھی سلب ہو جائے تو پھر کیا ہوگا ؟ پھر تو مہلکات میں ہی ہے یہ !!!

سود خور کا مزاج :

اور سود جو ہے وہ دونوں طرح تباہ کن ہے : ایک اس انسان کے لیے جو کھا رہا ہے ! اور پوری قوم کے لیے جو کھا رہی ہے ! جو سود خور ہوتا ہے اُس کا لالچ تو بڑھتا ہی ہے اُس میں خاص طور پر بے رحمی بڑھ جاتی ہے ! اور بے رحمی بہت بری چیز ہے وَمَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ ۲ جو دوسروں کے ساتھ رحمت کا معاملہ نہ کرے گا اُس کے ساتھ خدا کے یہاں بھی رحمت کا معاملہ نہیں ہوگا !!! اور اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ ۳ تم اُن لوگوں پر رحم کرو ترس کھاؤ جو زمین میں ہیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمائے گا اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۴ یہ مختلف جملے ہیں جو ذیل میں مختلف حدیثوں میں آگئے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی رحمت تو بہت زیادہ تھی ایک صحابی جانوروں کو پکڑ لائے تھے اُن کے پیچھے پیچھے وہ چڑیا بھی آگئی کیونکہ وہ بچے لے آئے تھے چڑیا کے، رسول اللہ ﷺ نے وہ واپس کر دیے کہ

۱۔ مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۵۲

۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث ۱۲۱۲۳ ۳۔ سنن ترمذی رقم الحدیث ۱۹۲۴

انہیں وہیں گھونسلے میں چھوڑ کر آؤ ان بچوں کو تاکہ یہ جائے تو اب یہ رسول اللہ ﷺ کے رحمت للعالمین ہونے کی بات ہے کہ سب کے لیے آپ کے قلب مبارک میں رحمت اور شفقت تھی تو (سودخور کے دل سے) وہ ختم ہوتی چلی جاتی ہے۔
سودخور کی خواہش :

اور سودخور چاہتا ہے کہ یہ آدمی جس نے مجھ سے روپے لیے ہیں یہ برباد ہی رہے اور میرے پیسے دینے ہی نہ پائے تاکہ مجھے اپنے پیسوں کا سود برابر ملتا رہے اور پھر سودِ درِ سود کا معاملہ چل پڑتا ہے وہ بھی اسی طرح تباہ کن ہے تو ”سودِ درِ سود“ ہو یا ”سود“ ہو بات وہی ہے ! اچھا جب مزاج آدمی کا مسخ ہو جاتا ہے اور بے رحمی آ جاتی ہے تو بے رحمی ایسی چیز ہے کہ دوسرے کی عزت بھی پھر نہیں کرتا ! !
انسانی حقوق مسلم ہو یا کافر :

تو انسان کی انسانیت کی جو عظمت ہے وہ اُس کے ذہن سے مٹ جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ﴾ انسان کو ہم نے قابلِ اکرام بنا دیا ہے تو تمام انسان اُس میں شامل ہیں اُس میں یہ نہیں ہے کہ غیر مسلم شامل نہیں ہیں غیر مسلم بھی ہیں۔
مثال سے وضاحت :

مثال کے طور پر ایک مسئلہ آتا ہے کہ انسان کے بالوں سے رسی بٹی جاسکتی ہے یا نہیں ؟
تو امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ اسے منع کرتے ہیں، وہ یہ نہیں فرماتے کہ مسلمان کے بالوں سے نہ بٹی جائے کافر کے بالوں سے بٹ لی جائے ! یہ نہیں ہے اس میں ! کیونکہ انسان قابلِ اکرام ہے فرض کریں کہ جس کے بال آپ نے رکھے تھے وہ مرابھی کافر ہی ہے پھر بھی اس طرح کا معاملہ نہیں کیا جاسکتا ! !
اور اسی طرح سے مثلاً لاشوں کو کھلا چھوڑ دینا ! لاشوں کو بد حال بنانا ! ناک کان کاٹ لینا !
تمام چیزیں اسلام نے منسوخ کر دیں ! لاشوں کو اسی طرح پڑا چھوڑ دیا جائے کہ چیل کوٹے کھاتے رہیں یہ نہیں ہو سکتا ! ! !

معرکہ طائف اور بے حیا عورت :

طائف پر جب حملہ ہوا ہے تو منجبت استعمال فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ نے، منجبت یعنی (پتھر کا گولا) پھینکنے کی ایک چیز ایک آلہ ایجاد کیا تھا وہ استعمال فرمایا ہے ! حدیث شریف میں ایک واقعہ اسی طرح کا آیا ہے کتاب الجہاد میں کہ طائف میں اُپر جو قلعہ تھا اُن کا وہاں ایک عورت نگلی کھڑی ہو گئی ! ! اور بڑی بے شرمی سے اُس نے (مسلمانوں سے) خطاب کیا ! ! تو لوگوں نے کہا مارو اسے، اُس کو تیر مارا اور لگا اور وہ مری اور گر گئی ! ! تو رسول اللہ ﷺ نے اسے دفن ہی کرنے کا حکم فرمایا یعنی قبر تو ویسی نہیں بنائی جاتی، مسلمان جیسے اکرام کے ساتھ تو نہیں دفن کیا جاتا ! اور ایسی بے شرم عورتیں پہلے بھی تھیں اور اب بھی ہوتی ہیں ! ! تو اُس نے یہ حرکت کی اور تھی کافر ! ماری بھی گئی کافر ! مگر آپ نے لاش کو بند کرنے کا حکم فرما دیا ! اہل بدر میں (کفار کے) بڑے بڑے لوگ مارے گئے مگر اُن سب کو ڈھانپ دیا گیا ! ! اعزاز کے ساتھ تو نہیں مگر ڈھانپنا ضرور گیا ! ! تو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات جو ہیں اُن میں تو حیا ہے، شرم ہے، اکرام ہے اور یہ جو سودخور ہوتا ہے یہ اکرام جانتا ہی نہیں، کسی کا بھی اکرام نہیں کرتا۔

”سودی“ فرسودہ نظام ہے، ”غیر سودی“ جدید نظام ہے :

آپ غور کریں ویسے بھی بہت ہی بڑی غلطی ہے عام لوگوں کی کہ یہ سمجھتے ہیں کہ سودی نظام ترقی یافتہ نظام ہے اور غیر سودی نظام جو تھا وہ پرانا تھا، یہ بات غلط ہے بلکہ سودی نظام پرانا تھا ! ؟ اور غیر سودی نظام رسول اللہ ﷺ نے رائج فرمایا ہے ! ! مدینہ منورہ میں سود ہی کھاتے تھے وہ یہودی لوگ ﴿اَكْمَلُونَ لِّلْمَسْحٰتِ﴾ حرام خوب کھاتے ہیں، رشوت کھاتے تھے سود کھاتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ ذہن سخت ہو گیا۔

”سودخور“ کا اپنے بھائی کے ساتھ سلوک :

ایک صحابی ہیں انہوں نے ایک یہودی کو مارا تھا اور وہ اُس کے رضاعی بھائی تھے اُس کے ہاں گئے تھے کہ ہمیں کچھ پیسے چاہئیں ! ہمیں کچھ اناج چاہیے ! اُس نے کہا کہ اناج تو میں دے دوں گا

لیکن تم گروی رکھو میرے پاس ! کیا گروی رکھیں ؟ کہنے لگا عورتیں گروی رکھو اپنی ! یہ انتہا درجے کی بے غیرتی کی بات ہے کہنے والے کی بھی ! اور جس آدمی سے یہ بات کہی جائے اُس کی انتہائی درجہ کی توہین ہے ! تذلیل ہے ! تحقیر ہے ! یہ کوئی گائے بھینس ہے کہ جسے گروی رکھ لیں ! ؟ یہ اُس کا ذہن تھا اپنا ! ! اس کے بعد اُنہوں نے کہا کہ یہ تو نہیں ہو سکتا اور اُس کی تعریف کی کہ آپ تو بہت خوبصورت ہیں اور یوں ہیں اور یوں ہیں حالانکہ اُس کے رضاعی بھائی ہیں اُس سے بات ہو رہی ہے ! گویا رحم اور شفقت اور برابری تو بالکل ذہن سے مٹ ہی گئی ! ترس کھانا تو کسی پہ ہے ہی نہیں ! وہ چاہے بھائی ہی ہو ! اُنہوں نے کہا کہ یہ تو نہیں ہو سکتا تو اُس نے کہا کہ اچھا تو اپنے بچوں کو گروی رکھ دو میرے پاس ! تو عورتیں نہیں ہیں چلو بچے تو ہو سکتے ہیں ! اُنہوں نے کہا کہ یہ بھی مشکل ہے ! جب بڑے ہوں گے بچے تو لوگ طعنہ دیا کریں گے کہ تو تو وہ ہے جسے تیرے باپ نے گروی رکھ دیا تھا ! تو یہ تو بڑے طعنہ کی بات ہے ! عار ہے ! اب اُنہوں نے خود ہی تجویز پیش کی کہ ایسے ہے کہ ہم ہتھیار رکھ سکتے ہیں تمہارے پاس گروی ! ہتھیار رکھ لیں یہ ہو سکتا ہے ! وہ اُس نے مان لی بڑی مہربانی کی ! ! میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر اُس سے پوچھا جائے اور اُس کی طبیعت اور مزاج جو اُس کا تھا وہ دیکھا جائے تو وہ تو بدترین تھا نا، اُس نے اپنی طبیعت سے جو دو باتیں کہی ہیں دونوں کی دونوں بڑی بدترین تھیں بڑی توہین آمیز، بڑی تذلیل والی باتیں یہ اُس کا اپنا جو تھا ظرف یا اپنی سوچ جو تھی وہ یہ تھی..... مگر اسلام نے سود بالکل ختم کر دیا۔

سود خوروں کی بے وزن دلیل اور اُس کا جواب :

وہ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں آیا ہے کہ ﴿لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً﴾ سود جو ہے وہ ڈبل ڈر ڈبل نہ کھاؤ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈبل سود کھا لو، بس ڈبل ڈر ڈبل، سودِ رسو نہ ہو لیکن یہ سب قرآن پاک کو اسلام کو مسخ کرنا ہے کیونکہ قرآن پاک میں آیا ہے ﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا﴾ اللہ سے ڈرو اور جو کچھ بچا ہے سود وہ چھوڑ دو ﴿إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ﴾ اگر تم مومن ہو، کیونکہ ہر انسان یہ سمجھتا تھا سود والا کہ سود کی جو رقم ہوئی ہے وہ ہوگئی میری ! اب وصول کرنی باقی ہے !

﴿فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا﴾ اگر تم (ہمارے) اس کہنے پر نہیں چلو گے تو پھر اللہ اور رسول کی طرف سے جنگ ہے ﴿فَأَذِنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ یہ سزا جو ہے اتنے سخت کلمات کسی اور جرم کے بارے میں نہیں ہیں جتنے سود کے بارے میں ہیں اور پھر آتا ہے ﴿فَإِنْ تَبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسٌ أَمْوَالِكُمْ﴾ اگر تم توبہ کر لو گے تو جو تمہارا مال ہے بس وہ تمہارا حق ہے ! گویا سود یا سودِ رسود دونوں ختم ! ﴿رُءُوسٌ أَمْوَالِكُمْ﴾ راس المال جیسے راس، راس یہاں بھی بولتے ہیں وہ جو عربی والا ”راس“ ہے وہاں سے چلا ہے یہ لفظ اور ﴿لَا تَظْلُمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ﴾ نہ تم زیادتی کرو ظلم کرو کسی پر، نہ تم پر ظلم کیا جائے گا !

سود کے بجائے قرض اور اٹھارہ گنا ثواب :

اس کے بجائے قرض بتا دیا شریعت نے کہ قرض دے سکتے ہیں ! اب قرض دینے کے بعد آدمی کو بہت ہی تکلیف ہوتی ہے قرض تو دے دیا اور خود کو ضرورت پڑ گئی پھر ؟ پھر وہ تقاضا کرتا ہے یا قرض خواہ نے قرض لے لیا اور اب دے نہیں سکتا آج وعدہ کیا، کل کا کیا، پھر کیا اگلے مہینے کا، پھر تین مہینے کا، پھر گئے پھر نہیں، پھر گئے پھر نہیں تو بہت تکلیف ہوتی ہے تو اُس پر ثواب رکھ دیا ! حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر عزیزی میں لکھا ہے قرض کی فضیلت میں کہ اس پر اٹھارہ گنا ثواب ہے ! اگر آپ وہ پیسے کسی کو ویسے ہدیہ دے دیں ! امداد میں دے دیں ! تو بھی ثواب ہے جس نیت سے دے دیں ثواب ہے اُس میں ! لیکن قرض دو گے تو یہ اٹھارہ گنا ہے !

تو یہ اٹھارہ گنا ہونے کی وجہ کیا ہے ؟ وجہ سمجھ میں آتی ہے کیونکہ انسان کو قرض دینے کے بعد ایسا بھی ہوتا ہے کہ وقت پر وصول ہو جائے ! اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ دیر لگ جائے ! اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ بہت ہی مشکل ہو جائے وصول ہونا ! ان تمام حالات میں جو اُسے تکلیف پہنچ رہی ہے وہ تکلیف باعثِ اجر ہو رہی ہے ! اُس کو اجر مل رہا ہے ! بشرطیکہ اُس سے اُس کا بدل اور نفع نہ چاہے (نزی اور صبر سے کام لے) اگر وہاں گیا ہے پیسے لینے قرض لینے پھر وہ مل گیا ہے تو اب اُس سے یہ چاہتا ہے کہ مجھے ذرا تکلف سے بٹھائے پہلے بوتل پلائے پھر ناشتہ کرائے یا کھانا کھلائے پھر چائے پلائے کچھ اس طرح کی خواہشات ہیں

اُس کی یا وہاں گیا ہے تو اُس سے کہتا ہے کہ بھئی دو چار دن کا میرا کام ہے وہ آکر کر جاؤ تم مثلاً مزدور ہے راج ہے یا معمار ہے یا دستکار ہے کوئی، یہ کیا ہے ؟ ؟ یہ سب سود ہے ! !
قرض دینے کے بعد امام اعظمؒ کی احتیاط :

بلکہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا تو یہ عمل ہے کہ اُن کا قرض تھا کسی کے پاس وہاں تشریف لے گئے قرض وصول کرنے کے لیے تو گرمی تھی دھوپ تھی تو اُس کے مکان کے سائے میں نہیں کھڑے ہوئے ! ہٹ کر کھڑے ہوئے ! ! حالانکہ وہ اُس نفع میں داخل ہی نہیں ہے، نفع جو منع ہے وہ تو وہ ہے جو اُس آدمی سے لیا جائے یا اُس روپیہ کی وجہ سے لیا جائے یہ وہ نفع ہی نہیں ہے جو روپے کی وجہ سے لیا جائے ! تو جو بھی جائے گا وہاں یہی ہوگا ! تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ احتیاط کرتے تھے اتنی زیادہ کہ پانی بھی نہیں پیتے ہوں گے جب تک وہ مقروض ہے اس خدشہ سے کہ کہیں یہ ”رہوا“ میں نہ داخل ہو جائے ! سود میں نہ داخل ہو جائے ! تو اسلام نے تو بالکل جڑ کاٹ دی ! !

نبی علیہ السلام کے ہاتھوں فرسودہ نظام کا خاتمہ اور جدید مالیاتی نظام کی بنیاد :

تو ترقی یافتہ چیز جو ہے وہ یہ ہے کہ سود نہ ہو ! اور سود کا ہونا یہ تو پرانی بات ہے ! یہودیوں کی ایجاد ہے یہ ! جو اب تک یورپ اور دوسرے ممالک میں دین پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے رائج رہی ہے ! !
کفار کے ساتھ سودی معاملات :

اور اسلام نے یہ اجازت دی ہے کہ اُمورِ مملکت اور تجارتی معاملات جو غیر مسلموں سے ہوتے ہیں غیر مسلم حکومتوں سے ہوتے ہیں اُن میں سود لینا بھی جائز ہے دینا بھی جائز ہے کیونکہ وہ مانتے ہی نہیں ! اور یہ ناممکن ہے کہ حکومت بھی ہو اور دوسری جگہ اُس سے کوئی کام بھی نہ پڑے ! ایک حکومت ہو اور دوسری حکومت سے کوئی واسطہ ہی نہ ہو ! ! یہ تجارتیں چلتی تھیں ! عرب میں پہلے سے تھیں ﴿رِحْلَةَ الشَّتَاءِ وَالصَّيْفِ﴾ جو تھی، وہ تھی ہی تھی اور وہ رہی ہے ابتدائے اسلام میں بھی رہی ہے اور بعد میں بھی رہی ہے ! حتیٰ کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں باقاعدہ جنگ

چھڑ گئی جب باقاعدہ جہاد شروع ہوا ہے تو اُس دور میں وہ ختم ہوگئی ! ورنہ تجارت غیر مسلموں سے رہی ہے جاری ! ہاں دارالاسلام میں جو غیر مسلم رہتا ہے یہاں پاکستان میں اُس سے سودی لین دین آپ کریں اس کی اجازت نہیں ! غیر مسلم حکومت کوئی ہو یا حکمران ہو اُس سے معاملہ ہو تو اجازت ہے اُس میں بھی احتیاط یہ ہے کہ وہ معاملہ یہاں نہ ہو وہاں ہو، جہاں دارالکفر ہے جہاں دارالحرب ہے !! آقائے نامدار رحمۃ اللہ علیہ نے یہ (سود کا فرسودہ نظام) بالکل ختم کر دیا ﴿اِنْ تَبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ اَمْوَالِكُمْ﴾ بس اپنا راس المال لے لو جو تم نے دیا تھا اُس کو !

اور قرض کی اجازت دی، قرض درست ہے امانت رکھی جاسکتی ہے درست ہے اور قرض پر جو تکلیف پہنچتی ہے اُس پر ثواب بھی ہے !

آقائے نامدار رحمۃ اللہ علیہ نے جب مکہ فتح ہو گیا اور بعد میں حج ہوا ہے تو اُس موقع پر اعلان فرمایا تھا کئی چیزوں کا، ایک میں پہلے بتا چکا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کا ایک بچہ تھا اُس کو قتل کر دیا گیا تھا تو آقائے نامدار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اَلَا اِنَّ دِمَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ زَمَانَةٌ جَاهِلِيَّةٍ كَ الْجَوْنِ هِيَ وَهِيَ خَتْمٌ هِيَ ! اب اسلام میں وہ (جاہلیت والی چیزیں) دوبارہ زندہ نہ کرو ! جو کسی نے کسی کو مارا ہے تو اب اُس کا بدلہ نہ لو ! ؟ ورنہ قبائل لڑتے ہی رہتے ! بالکل ختم کر دیا ! اور فرمایا لَا تَرَجِعُوا بَعْدِي كَفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ کہ دوبارہ وہ کفر والے کام نہ کرنا کہ ایک دوسرے کی جان لینے لگو ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو تو ایک یہ کیا !

اور دوسرے فرمایا کہ اسلام میں ”رَبُوا“ کوئی نہیں لَادِرْبُوا فِي الْاِسْلَامِ یہ تعلیم دی ! اس طرح کے جو بھی کلمات تھے یہ جیز الوداع کے موقع پر فرمائے ! پھر (سود کے معاملہ میں) اپنے اوپر سب سے پہلے عمل کر کے دکھایا ! ! تو گویا صحیح طریقہ جو ہے ہدایت پھیلانے کا وہ ہے ہی کہ جو سب سے بڑا ہے یا حکمران ہے یا بااختیار ہے وہ عمل کرے ! ! اگر وہ عمل کرتا ہے تو نیچے تک خود بخود عمل چل پڑتا ہے ! ! اور اگر وہ عمل نہ کرے تو پھر دوسروں سے کہتا رہے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ فلسفہ ہے یا وعظ ہے حقیقت کچھ نہیں ہے ! ! یہ خود کیا کرتا ہے ؟ ! جو یہ کرتا ہے وہی سب کرتے ہیں ! ! تو رسول کریم

علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ایک خون اور معاف کیا کہ وہ ختم ہے میں اُس کا بدلہ نہیں لوں گا ہمارے خاندان کا کوئی آدمی اُس کا بدلہ نہیں لے گا !!! ؟

اور دوسرے یہ کہ جو ”سود“ میرے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا جن لوگوں کی طرف ہے وہ سب معاف ہے ! یہ اعلان فرمایا گویا خود عمل کیا سب سے پہلے ! تو اب کسی کو بھی گراں نہیں گزرتی بات ! سب کے سب پھر وہ عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ جو حاکم اعلیٰ کر رہا ہے ! ! اگر حاکم اعلیٰ ایثار کرے گا وہی سب میں آتی چلی جائے گی ! ! تو رسول اللہ ﷺ ایثار کرتے تھے اپنے آپ پر دوسرے کو ترجیح دیتے تھے تو یہ تعلیم ہی نہیں دی فلسفہ ہی نہیں سکھایا بلکہ کیا بھی ہے اسی طرح سے ! تو پھر سب صحابہ کرام میں وہی چیز..... اور ایثار کرنے لگے صحابہ کہ قرآن پاک میں تعریف آگئی ﴿يُؤْتِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ چاہے خود شدید ضرورت ہو پھر بھی دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں !!!

تو سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے یہاں فرمایا کہ اَكْمَلُ الرِّبَا يَهِ جُوسُودِ كَهَانَ هَهِ يَهِي مُهْلَكَاتِ مِیْ هَهِ اِنْسَانِ كِی طَبِیْعَتِ مَسْخِ هُو جَاتِی هَهِ اُورِ پھر جب مسخ ہو جائے تو گناہ کی طرف چل پڑتا ہے نیکی سے دُور ہی ہوتا چلا جاتا ہے اور تباہی میں گر جاتا ہے !!!

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح راہ پر قائم رکھے اعمالِ صالحہ کی توفیق دے اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اختتامی دُعا.....

شیخ المشائخ محدث کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آڈیو بیانات (درس حدیث) جامعہ کی ویب سائٹ پر سُننے اور پڑھے جاسکتے ہیں

<http://www.jamiamadniajadeed.org>